

طلاق اور عدت کے مسائل قرآن مجید کی روشنی میں

(۵)

مولانا شہاب الدین ندوی (بکھوس)

۲۸ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید :-

اسلام نے جس طرح قدم قدم پر عورتوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے اور اس کمزور مخلوق کے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کرنے کی سخت تاکید کی ہے، اس کی نظیر دیگر مذاہب و قوانین میں نہیں ملتی۔ چنانچہ اس سلسلے میں چند حدیثیں ملاحظہ ہوں جن سے قرآنی احکام کی مزید تشریح و تفسیر ہوتی ہے :

لَا يَخْرُجُ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً " اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَافِيًا مِنْهَا آخَرًا " کوئی مومن مرکبی مومن عورت سے بغض نہ رکھے۔ کیونکہ اگر وہ اس کی کسی ایک عادت سے ناراض ہو تو اس کی کسی دوسری عادت سے راضی ہوگا۔

وَأَسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلْعِ أَخْلَافٌ - اِنْ ذُهِبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْهُ عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

ترجمہ صحیح مسلم جلد دوم ص ۱۰۹۱، مطبوعہ ریاض د

کیونکہ عورت لیسلی کی بڑی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور اس کا اوپری حصہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہے۔ (یعنی عورت زبان دراز ہوتی ہے) لہذا اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو تو اسے توڑ دو گے بلکہ

اس حدیث کی شرح خود ایک دوسری حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ عورت اپنے ٹیڑھے پن کی وجہ سے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔ اگر تم کو اس سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود (یعنی اسے برداشت کرتے ہوئے) فائدہ اٹھانا ہے۔ ورنہ اگر تم اسے بالکل سیدھا کرنا چاہو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا طلاق ہے بلکہ

یعنی عورت کبھی اور کسی حال میں سیدھی نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس کی فطرت کے مطابق اس میں کچھ نہ کچھ ٹیڑھا پن ضرور رہے گا۔ لہذا عقل مند مرد وہ ہے جو اس کے اس ٹیڑھے پن کو برداشت کرتے ہوئے ایک خوشگوار اور کامیاب زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ ورنہ عورت کو سیدھا کرنے کی کوشش کے نتیجے میں وہ سرِ رشتہ حیات کھو دے گا اور سوائے محرومی اور پریشانی کے کوئی چیز بآگاہ نہ آئے گی۔ کیونکہ طلاق کسی مسئلے کا صحیح علاج نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو آخری چارہ کار ہے جو کافی سوچ، بچار اور اس کے پورے نشیب و فراز پر غور و فطن کے بعد ہونا چاہئے۔ غرض عورت کی اس فطرت اور اس کی نفسیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو شخص زندگی گزارے گا وہ بڑے مزے میں رہے گا۔

۱۲۹۔ عورت کو دی ہوئی چیزیں واپس لینا ناجائز کیوں؟

اس قسم کی ناشائستہ حرکت کی وجہ آخری آیت (۲۱) میں بیان کرتے ہوئے ان قسم کے اقدام کی مذمت کی جا رہی ہے کہ نکاح کے بعد جب عورت اپنے آپ کو مرد کے سپرد کر دیتی ہے اور وہ اس سے طلق اندوز ہو چکتا ہے تو بعد پورے مہر کی ادائیگی اس کے ذمہ واجب ہو جاتی ہے۔ لہذا عورت سے غرض کرنے کے بعد مہر کی واپسی کا مطالبہ کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ اور اسی طرح وہ تحفے تحائف بھی جو شوہر نے نکاح کے وقت یا اس کے بعد اپنی بیوی کو دئے تھے ان کا واپس لینا بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب چیزیں عورت کو دانیئے کے بعد عورت کی ملک ہو گئیں۔

نکاح کی مجلس میں دیکو نہا سے جو عہد و پیمان لیا جاتا ہے دکہ میں نے اتنے مہر کے عوض خاں فلاں لڑکی سے نکاح منظور کیا اُسے اس موقع پر عورتوں کو طرف سے ہجستہ عہد کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے گویا کہ نکاح میں آنے والی عورتوں نے اپنے شوہروں سے از خود یہ عہد و پیمان لیا ہے۔ لہذا یہ ایسے عہد مردوں کے لئے ضروری ہے۔ اور اس کو توڑنا مرد کی شرافت اور اس کی ۔۔۔

- دائیں کے علامت ہے -

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا قرآن مجید کو اسباب طلاق سے مطلقاً کوئی بحث نہیں ہے۔ بلکہ وہ صورت واقعہ کو فرض کر کے کسی مسئلے کا صرف حکم بیان کر دینے پر اکتفا کرتا ہے۔ یہاں بات یہاں پر (وَإِنْ أَدْرُغْتُمْ اسْتَيْدُوا لِي ذُؤُوجَ مَكَانٍ ذُؤُوجٍ) اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی بدلنا چاہو۔۔۔ میں بھی بھی گئی ہے۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو اس قسم کے اقدام پر مطلقاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حالانکہ سیاق کلام کے اعتبار سے یہ درحقیقت ایک منطقی نتیجے کا جواب ہے، جو آیت ۱۹ سے شروع ہوا تھا۔

عدت کے احکام و مسائل

⑤ وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَتَّبْنَ يَا نَفْسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُؤْكُنَهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (البقرہ: ۲۲۸)

ترجمہ:- اور طلاق دی ہوئی عورتیں (بطور عدت) اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ اور ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا ہے۔ اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں۔ یعنی ایمان والی عورتوں کے لئے اپنے حمل کو چھپانا جائز نہیں ہے۔ اور ان کے خاوند اگر اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں تو وہ اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور معروف طریقے سے عورتوں کے حقوق بھی اسی طرح ہیں جس طرح کہ اُن کے فراتس، ہاں البتہ مردوں کو ان پر ایک گونہ نفیلت ہے۔

اندلسر فالسب، حکمت والا ہے۔

شرعی احکام و مسائل

۳۰۔ طلاق والی عورت پر عدت کب نہیں ہے؟

جب کسی عورت پر طلاق واقع ہو چکی ہو تو اب شرعی طور پر سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا مطلقہ عورت سے مباشرت کی جا چکی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کی گئی ہے اور اسی طرح خلوت بھی نہیں ہوئی ہے۔ (یعنی میاں بیوی تنہائی میں بچانہ ہونے ہوں، خواہ میاں نے بیوی کو ہاتھ لگایا ہو یا نہ لگایا ہو) تو اس صورت میں عورت پر سرے سے کوئی عدت نہیں ہے۔ اس کا بیان ایک دوسری آیت (احزاب: ۴۹) میں کہا گیا ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۳۱۔ طلاق والی عورت پر عدت کب واجب ہے؟

اب رہا معاملہ ان مطلقہ عورتوں کا جن سے یا تو مباشرت کی جا چکی ہو یا خلوت بھیجی واقع ہو چکی ہو، تو ایسی ہی عورتوں کا بیان زیر بحث آیت میں کرتے ہوئے ان کی عدت کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے کہ وہ تین حیض پورے ہونے تک انتظار کریں۔ جب کہ وہ حیض والی ہوں، ورنہ اگر وہ غیر حیض والی ہوں تو ان کی عدت کا حساب دوسرا ہے، جس کی تفصیل آگے سورۃ طلاق کی آیات میں آرہی ہے، تاکہ اگر انہیں محل ٹھہر گیا ہو تو وہ اس دوران ظاہر ہو جائے۔ اور نطفہ مخلوط ہونے کی بنا پر نسب کے تعین میں کسی قسم کی گڑبڑ کا اندیشہ نہ رہ جائے۔ دراصل کے ظہور کے لئے اتنی مدت کافی ہے۔

۳۲۔ مطلقہ عورتوں کو اپنا حمل چھپانا جائز نہیں ہے۔

چونکہ حیض اور حمل کے مسائل عورتوں سے متعلق ہیں اور مردوں کو ان کی اطلاع صرف عورتوں ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے، اس لئے اس موقع پر عورتوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ ہر بات صاف صاف ظاہر کر دیں اور اس بارے میں کسی بھی قسم کے تسامح یا مصلحت آفرینی سے کام نہ لیں، ورنہ اس سے ان کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ۴۹

۳۳۔ مرد کے لئے رجوع کا موقع کب تک باقی رہتا ہے؟

آیت زیر بحث میں بیان طلاقِ رجعی کا ہو رہا ہے۔ یعنی جب کوئی مرد اپنی منکوحہ کو ایک یا دو طلاقیں دیدے تو اس سے نکاح فوری طور پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ عدتِ ختم ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اسی صورت میں مرد کو گناہ نے فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے مطلقہ کو چوسے اپنی بیوی بنا کر رکھا ہو جائے تو وہ ایسا کر سکتا ہے اور اسے اس کا فوری طور حاصل ہے بلکہ ایسی صورت میں ہونے والی شرمندگی سے بچنے کے لئے (مذوری ہے کہ وہ خوب اچھی طرح خود و خوں کر کے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر لے۔ اسی لئے شریعت نے اس کی نظر ثانی کی پوری پوری گنجائش رکھی ہے۔ بلکہ اس کے لئے ایک سہرا موقع فراہم کر دیا ہے کہ اگر اس نے پہلے غصہ کی حالت میں یا کسی فوری جذبے کی وجہ سے جلد بازی میں کوئی اقدام کر دیا تھا، تو اب وہ رشتہ ازدواج پوری طرح ٹھننے سے پہلے رجوع کر لے تاکہ بعد میں اسے پھٹنا نہ پڑے۔

تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ طلاقِ رجعی (ایک یا دو طلاقیں دینے) کی

موت میں مدخلِ محدث کو رجس سے مباشرت کی حاجی ہو عدت ختم ہونے سے
یہ لوٹا لینے کا حق باقی رہتا ہے۔ چاہے عورت اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ
طلاق دینے سے اور رجوع کرنے کا اختیار شریعت نے صرف مرد کو عطا کیا ہے۔ عورت
کو نہیں۔ اور اگر شوہر نے رجوع نہیں کیا۔ یہاں تک کہ مطلقہ کی عدت گزر چکی تو
وہ اس کے لئے اجنبی بن چکی ہے اور ایسے معاملے کی آپ خود مختار ہے پھر
وہ اس شخص کے سنے دوبارہ نہی سنگنی۔ نئے نکاح دگواہ (اور نئے مہر) کے ساتھ
مسلک ہو سکتی ہے۔ نشہ

۲۴۔ رجعت کا طریقہ کار کیا ہے؟

طلاق دی ہوئی عورت کو عدت کے دوران لوٹا لینے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟
آیا زبان سے کہنا ضروری ہے (کہ میں نے تجھے لوٹا لیا یا اپنی وی ہوئی طلاق والیس
نے لی) یا محض کسی فعل سے بھی رجوع ثابت ہو سکتا ہے؟ تو اس بارے میں علماء
کے دو مسلک ہیں: (۱) پہلا مسلک یہ ہے کہ رجوع قوی طور پر ہونا ضروری ہے۔
یعنی اپنی زبان سے کہنا چاہئے (اس کے بغیر رجعت صحیح نہیں ہوگی۔ یہ امام شافعیؒ
کا قول ہے۔ (۲) دوسرا مسلک یہ ہے کہ رجوع قوی طور پر ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ
مطلقہ (رجعت) سے مباشرت کر لے، یا اس کا بوسہ لے لے، یا شہوت کے ساتھ
اسے چھو لے تو ان تمام صورتوں میں رجعت ثابت ہو جائے گی۔ یہ امام ابوحنیفہؒ
اور امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک ہے۔ اللہ

۱۔ ماخوذ از تفسیر قرطبی، ۳/۳۲۷

۲۔ تفسیر مظہری: ۱/۳۹۸

۱۳۵۔ کیا رجعت کے لئے گواہ بنانا ضروری ہے؟

نیز اس مسئلے میں یہ بھی اختلاف ہے کہ رجعت کے موقع پر قرآن مجید میں دو گواہ مقرر کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ آیا واجب ہے یا محض مستحب؟ تو اس میں علماء کے دو گروہ ہو گئے ہیں۔ بعض کے نزدیک حکم وجوب کے لئے ہے اور بعض کے نزدیک استحباب کے لئے۔ اسی بات پر ہے کہ اس سے وجوب ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر فرقت (سماں بیوی کی بوائی) بھی یہ بات واجب ہوتی۔ حالانکہ خود قرآن کہتا ہے (وَنَادَوْهُنَّ بِمَعْرُوفٍ) بھلے طریقے سے انہیں جدا کر دو (اور خود رجعت کے لئے دوسرے موقع پر فرمایا گیا ہے۔) (فَمَا مَسْكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَدَسَّرَحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ)۔ مطلقہ عورتوں کو یا تو بھلے طریقے سے روک لیا یا پھر انہیں بھلے طریقے سے چھوڑ دو (لہذا معلوم ہوا کہ رجعت یا فرقت کے لئے گواہ بنانا ضروری نہیں ہے۔ لیکن یہ بات چونکہ معاشرتی نقطہ نظر سے زیادہ مناسب اور بہتر ہے اس لئے اس کے مستحب ہونے کا حکم لگایا گیا ہے۔

بہر حال تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عدت ختم ہو جانے کے بعد طلاق دینے والا شخص عورت سے یوں کہے کہ میں نے عدت کے دوران تجھ سے جوع کر لیا تھا۔ مگر عورت اس سے انکار کرنے تو اس صورت میں حلف کے ساتھ عورت کی بات سچ مانی جائے گی اور مرد کی بات کا کوئی اعتبار ہو گا۔ ۵۳

۵۔ ایضاً ۲۹۸/۱ - ۲۹۹

۶۔ تفسیر قرطبی: ۱۲۲/۳

۳۶۔ عورتوں کے حقوق بھی مردوں کی طرح ہیں۔

طلاق اور عدت کے مسائل کے ضمن میں یہاں پر ایک عام قاعدہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کے جس طرح فرائض ہیں۔ اسی طرح ان کے حقوق بھی ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کے ذمہ محض فرائض و واجبات ہی ہوں اور ان کا کوئی بنیادی حق ہی نہ ہو۔ ہاں البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت ضرور دی گئی ہے۔ کیوں مرد عورتوں کے ننگراں اور ان کے قائد ہیں، جیسا کہ ایک دوسرے موقع پر اس کی اس طرح کی گئی ہے۔

النِّسَاءُ قَوَامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا آفَقُوا أَمَّا إِلَهُكُمْ : مرد عورتوں پر ننگراں ہیں، کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس واسطے بھی کہ انھوں نے (مردوں نے عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے۔ (نساء ۳۴)

عورتوں کے حقوق کے بارے میں حدیثوں میں کافی تاکید ملتی ہے مثلاً :

ایک حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے یوں فرمایا کہ تم جب کھاؤ تو اپنی عورت کو بھی کھلاؤ۔ جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے منہ پر صحت مارو، اسے برا بھلا مت کہو۔ اور اگر (کسی وجہ سے) اس کا بستر الگ کر دو تو اپنے ہی گھر میں کرو۔ یعنی اپنے گھر کے علاوہ اسے کہیں اور نہ سلاؤ۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا : عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ تم نے انہیں اللہ کے

ایمان میں لیا ہے۔ اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمہ (نکاح کے بول) کے ذریعہ
 طلال کر لیا ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر پرانے لوگوں کو نہ
 بٹھائیں جو تمہاری نظر میں ناپسندیدہ ہوں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بطور
 سزا ہلکی مار مارو۔ اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کے کھانے کپڑے کا
 بہتر طریقے سے انتظام کرو۔ ۵۵

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے
 اعتبار سے کامل درجے کا مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا حامل ہو۔ اور تم میں
 سب سے بہتر وہ لوگ ہیں اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والے
 ہوں۔ ۵۶

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ
 قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حِذْقٍ تَعْتَدُوا نَهَاطٍ -
 فَتَمْسُوهُنَّ كَسَرَ حُزْنٍ سَوَ حَاجِمِيْلًا﴾ (احزاب: ۴۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں
 چھوٹنے (صحت کرنے) سے پہلے ہی طلاق دے دو تو پھر تمہارے لئے ان پر کوئی
 عداوت نہیں ہے کہ تم ان کی گنتی پوری کرنے لگو۔ لہذا انہیں کچھ غصہ دے کر ابھی
 طرح سے رخصت کر دو۔

شرعی احکام و مسائل

۵۵۔ صحیح مسلم، بحوالہ تفسیر شہری، ۱/۲۹۹

۵۶۔ ترمذی، بحوالہ تفسیر مظہری، ۱/۲۹۹

۲۷۔ غیر مذکورہ عورت پر عدت نہیں ہے۔

ادھر مذکور سجدہ بقرہ کی آیت ۲۲۸ میں اُن عورتوں کی عدت کا بیان
تھا جو بے نکاح کے بعد مباشرت کی جا چکی ہو۔ اب یہاں پر ایسی مطلقہ عورتوں کا
بیان مذکور ہے جن سے نکاح کے بعد مباشرت یا خلوت صحیح واقع ہونے سے پہلے
ہی کسی وجہ سے طلاق ہو گئی ہو۔

یہ پہلے ہی عرض کیا جا چکا ہے کہ قرآن مجید کو اس قسم کے مسائل میں اسباب
وحرکات سے کوئی بحث نہیں ہے۔ چونکہ معاشرے میں ایسے واقعات پیش آسکتے
ہیں۔ لہذا ان سے بچنے کے لئے ایک ابدی شریعت میں ان کا حل موجود رہنا ضروری
ہے۔ ورنہ دین الہی کی ابدیت پر حرف آسکتا ہے۔ اس لئے شریعت کے ابدی
نصوص میں ہر اہم مسئلے کی وضاحت بطور مثالی کر دی گئی ہے۔

غرض وہ مطلقہ عورت جس کو بائعہ نہ لگایا گیا ہو، اس پر کسی قسم کی عدت
نہیں ہے۔ اور یہ بات قرآن مجید کی تصریح اور اُمت کے اجماع (متفق فیصلے)
سے ثابت ہے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اُمت کا اجماع ہے کہ وہ منکوحہ جسے بائعہ
لگایا جا چکا ہے اس پر عدت واجب ہے۔ ۵۷

۳۸۔ مطلقہ غیر مذکورہ کو کچھ دینا چاہئے۔

اس آیت کریمہ کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسی عورتوں کو جن کو بائعہ نہ لگا
سے پہلے ہی کسی وجہ سے طلاق ہوئے تو ان کی دل جوئی کی غرض سے انہیں کچھ چیزیں

بلور تھو دینا چاہئے تاکہ ان کی جودل شکنی چھوٹی ہے اس کا ایک حدیث
 ازالہ ہو جائے۔ ایسے قلعے کو اسلامی اصطلاح میں "متعہ طلاق" یعنی طلاق کا
 تعہد کہا جاتا ہے۔ اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ تعہد طلاق ہر قسم کی مطلقہ عورتوں
 کو دینا بہتر (مستحب) ہے جب کہ وہ صرف ایک مطلقہ کے لئے واجب ہے بین
 وہ مطلقہ جس کا مہر پہلے سے مقرر نہ ہو اور اسے ہاتھ لگانے سے پہلے یہ مطلقہ کی
 جا چکی ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل اوپر مذکور سورۃ بقرہ کی آیات ۲۳۶۔
 ۲۳۷ کے تحت پیش کی جا چکی ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ مِنْ بَعْدِ تَعْنٍ وَأَحْضُوا ثَلَاثَةً
 وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تَخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ
 يَأْتِيَنَّ بِغَاشِيَةٍ مُبَيَّنَةٍ وَذَلِكَ حُدُّ اللَّهِ وَالْمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ
 اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَذَرُنَّ اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ
 أَمْرًا ۝﴾ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُو
 هُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّالَاةَ وَآتُوا
 الزَّكَاةَ وَذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ
 مَنْ يُشَقِّقِ اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝﴾ وَبِزُورَةٍ مِنْ حَيْثُ لَا
 يَحْسِبُ ۝ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۝ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ
 كَذَبَحْنُ اللَّهَ لِكُلِّ شَيْءٍ كُدْرًا ۝﴾ (۱) وَلِي يُلْهِمَ مِنَ الْمُهَيَّمِينَ مِنْ نِسَائِكُمْ
 (۲) وَبِزُورَةٍ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْسِبُ ۝ (۳) وَلِي لَمْ يَحْضُنْ ۝ وَأُولَئِكَ
 الْأَحْصَاءُ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَتَحَنَّ خَلُوهُنَّ ۝ وَمَنْ يُشَقِّقِ اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ
 أَمْرٍ يُسْرًا ۝﴾ (۴) ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۝ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ
 يَكْفُرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْطِ لَهُ أَجْرًا ۝﴾ (۵) أَمْسِكُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ

ترجمہ :- اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت (رکعتی کے شروع میں) طلاق دو۔ اور ٹھیک صاب کے لئے، عدت کو یاد رکھو، اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ ان عورتوں کو (ان کے رہنے کے لئے) گھروں سے مت نکالو، اور وہ خود بھی نہ نکلیں، مگر ہاں جب وہ کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں (احکام و ضوابط) ہیں (تو اب) جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ تمہیں کیا معلوم، ہو سکتا ہے کہ اللہ (طلاق دینے کے بعد تمہارے دل میں) کوئی نئی بات پیدا کر دے (۱) پھر جب مطلقہ عورتیں اپنی عدت (گزرنے کے قریب) پہنچ جائیں تو پھر انہیں یا تو قاعدے سے رکھ لو یا قاعدے کے مطابق انہیں جدا کر دو۔ اور اس پر اپنے میں سے دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنالو، اور اللہ کے لئے (اس کا حلف کرتے ہوئے) (۲) ٹھیک ٹھیک دو۔ یہ بات بطور نصیحت ان سے کہی جا رہی ہے، جو اللہ اور روز قیامت پر یقین رکھتے ہوں۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا، تو وہ اس سے عطا کردہ اسلئے نکال دے گا۔ (۳) اور جو کوئی اللہ پر بیعت کرے گا وہ اس سے کافی ہوگا۔ یقیناً اللہ اپنی بات پوری کر کے رہے گا۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک

(طبعی دوسری) عذاب مقرر کر دیا ہے۔ (س) اور تمہاری وہ عورتیں جن کو صغنی کی امید نہ رہی ہو، اگر تمہیں اُن کے بارے میں شبہ ہو تو ان کی عدت تک پہنچنے سے۔ اور ان کی بھی جن کو ابھی صغنی نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں کی عدت اُن کے بچہ جننے تک ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے کام کو آسان کر دے گا (۴) یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تم پر اتارا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو وہ اُس کی برائیوں کو دودھ کر دے گا۔ اور اُس کے لئے اجر بھی بڑا دے گا۔ (۵) طلاق دی ہوتی عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق وہیں رکھو۔ جہاں تم رہتے ہو۔ اولاد کے کے دوران، انہیں تنگ کرنے کی غرض سے تکلیف نہ دو۔ اگر وہ حاملہ ہوں، تو انہیں خرچہ دو، جب تک کہ ان کا عمل وضع نہ ہو جائے۔ پھر اگر وہ (عدت کے بعد تمہارے بچوں کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دے دو۔ اور آپس میں سنا سنہ طریقے سے مشورہ کر لو۔ اور اگر تم (اجرت مقرر کرنے کے معاملے میں) آپس میں تنگ کرنے لگ جاؤ تو اُس وقت کوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی۔ (۶) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق خرچ کرے جو کچھ اللہ نے اُسے دیا ہے۔ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا، مگر اتنی ہی صغنی کہ اُس نے دے رکھی ہے۔ عنقریب اللہ تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دے گا۔ (۷)

(جاری)